تبرکاتِ اسلاف / افادات امام المناظرین
انتخاب: حافظ محمد عمار خان ناصر / مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ

آیتِ توفی کی تفسیر

سورۂ آل عمران کی آیت ۵۵ یوں ہے:

اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک الخ

ترجمہ از شاہ عبد القادر صاحبؒ:

"جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰؑ میں تجھ کو پھر لوں گا (یعنی تجھ کو لے لوں گا اور قبض کر لوں گا زمین سے) اور اٹھا لوں گا اپنی طرف (یعنی اپنے آسمان کی طرف جو کرامت کی جگہ اور ملائکہ کا مقام ہے) اور پاک کر دوں گا کافروں (کی ہمسائیگی اور برے قصد) سے"

پہلا معنی: اس صورت میں لفظ مُتَوَفِّيكَ کا معنی قَابِضُكَ کا ہے جیسے کہتے ہیں تَوَفَّيْتُ مَالِي یعنی قبض کیا اور واپس لیا میں نے اپنے مال کو اور یہی معنی جلالین میں مذکور ہیں۔

دوسرا معنی: یا لفظ مُتَوَفِّيكَ کا معنے مُسْتَوْفِي أَجَلِكَ کے ہیں اور معنی یوں ہیں: "اے عیسیٰ تجھ کو تیری زندگی کی مدت پوری دوں گا (یعنی تو اپنی عمر مقررہ تک پہنچے گا اور مخالف تجھے قتل نہ کر سکیں گے۔"

تیسرا معنی: یا بمعنی مُسْتَوْفِي عَمَلِكَ کے ہے اور اس میں بشارت ہے عیسیٰؑ کو ان کی اطاعت اور اعمال کی قبولیت کا اور معنی یوں ہے: "اے عیسیٰ! میں پورے اور کامل کروں گا تیرے اعمال کو۔"

چوتھا معنی: یا متوفی بمعنی مستوفی کے ہے اور مضاف محذوف نہیں ہے اور معنی یوں ہے: اے عیسیٰ! میں پورا اور کامل لے لوں گا تجھ کو (یعنی روح اور بدن سمیت) اور اس صورت میں ارشاد سے فائدہ یہ ہے کہ آسمان کی طرف عیسیٰؑ کی روح مع بدن کے اٹھائی گئی ہے کوئی فقط روح کو بغیر بدن کے نہ سمجھے۔

پانچواں معنی: یا متوفی بمعنی أَجْعَلُكَ كَالْمُتَوَفّٰى کے ہے اور معنی یوں ہے: "اے عیسیٰؑ میں تجھ کو مُردہ کی مانند کر دوں گا (یعنی زمین سے اثر و خبر کے انقطاع کے اعتبار سے)۔

چھٹا معنی: یا متوفیک بمعنی مُتَوَفِّي نَفْسَكَ بالنَّوم کے ہے جیسے سورۂ زمر کی آیت ۴۲ یوں ہے۔ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا الخ یعنی اللہ کھینچ لیتا ہے جانوں کو جب وقت آتا ہے ان کے مرنے کا (اور کھینچ لیتا ہے) ان جانوں کو نیند میں جو نہیں مریں ..... اس آیت میں لفظ متوفی کا اطلاق نیند کی حالت پر آیا ہے پس اس صورت میں معنی یوں ہے "اے عیسیٰ! میں تجھ کو کھینچ لوں گا سوتے ہوئے (تا کہ آسمان کی طرف عروج کے وقت خوف نہ لگے۔" اور ربیع بن انسؒ سے بھی روایت ہے کہ عیسیٰؑ نیند کی حالت میں اٹھائے گئے اور اسی طرح اس کے اور معانی ہیں اور کسی معتبر مترجم یا مفسر نے نہیں لکھا کہ مسیحؑ مر گیا پھر اٹھایا گیا البتہ بیضاویؒ نے آخر میں ایک مجہول شخص کا قول قِیلَ کے لفظ کے ساتھ نقل کیا ہے جو نصاریٰ کے مذہب کے موافق ہے اور ایسے مجہول شخص کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(تفسیر نمبر ۳ از ازالۃ الشکوک ج ۱ ص ۱۵۳)